بچے یاد آتے ہیں

خادم حسین

اصطبل تھے گھوڑوں کے
قیمتی، کروڑوں کے
زرق برق پوشاکیں
سیم و زر کے توڑوں میں
زندگی میں گُل چھرے
کس حساب و حد میں تھے؟
ہر طرح کی عیاشی
بادشہ کا شیوہ تھی
بیوگاں یتیموں پر
بلکہ سب غریبوں پر
مردنی سی طاری تھی
اور دکھوں کی خاکستر
زخم زخم جسموں پر
تہہ بہ تہہ چپکتی تھی

....

جانِ جاناں اب کہو!
کیا عتاب شاہی تھا
وہ جو ایک راہی تھا
حرص اس کا رستہ تھا
لوبھ اس کی منزل تھی

ہوٹلوں کے سودوں میں
حصہ داری کس کی تھی؟
کس نے گردنیں گھونٹیں
احتجاج والوں کی
کس نے راستہ روکا
بے گناہ لوگوں کا
کس کو لے گیا ریلا
سسکیوں کا، آہوں کا
عہد کبر و نخوت میں
کون کس کی سنتا تھا
چمنیوں کے دھوں سے
کون جال بنتا تھا؟

....

وہ جو آج قیدی ہے
وہ تو ایک ظالم ہے،
وہ جو ایک وڈیری ہے
وہ تو اس کا بالم ہے
اب سنا ہے اس کو بھی
بچے یاد آتے ہیں